



امام العلماء، رأس الاتقياء، مجاهد في سبيل الله  
شيخ التفسير حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى  
أَمَّا بَعْدُ

# فہرست مضامین قرآنیہ

## کتاب العقائد

### توحید کے باب

بسم اللہ تعالیٰ سارے جہان کا خالق (بنائے والا) ہے			
پارہ	سورت	نمبر آیت	آیت
۱۴	النحل	۷۳	وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ مَا لَا يَسْتَلِيعُونَ
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱	وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
۱۸	المؤمنون	۸۸	بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ
۲۲	السبا	۲۲	لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَيْءٍ
"	فاطر	۱۳	ذَلِكَ مَا الْمُلْكُ
"	"	"	مَا يَمْلِكُونَ شَيْءًا
۲۴	الزمر	۴۳	لَا يَمْلِكُونَ شَيْءًا
۲۵	الزخرف	۸۶	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ تَدْعُونَ
۲۶	الفتح	۱۱	قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مَا نَفَعًا
"	"	۱۴	وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
(۳) ہر چیز کا نفع و نقصان اللہ کے سوا کسی اختیار میں نہیں			
۶	المائدہ	۴۱	قُلْ تَمْلِكُ مَا شِئْتَ
۹	الاعراف	۱۸۸	قُلْ لَا أَمْلِكُ مَا شَاءَ اللَّهُ
۱۱	یونس	۴۹	" " " " " "
"	"	۱۰۷	وَأِنْ يَسْأَلْكَ مَا لِفَضْلِهِ
۱۳	الرعد	۱۶	أَفَاتَّخَذْتُمْ مَا ضَرَّ
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶	فَلَا يَمْلِكُونَ مَا نَحْنُ بِإِلَهِ
۱۸	الفرقان	۳	لَا يَمْلِكُونَ مَا نَفَعًا
بسم اللہ تعالیٰ ہی سارے جہان کا مالک ہے۔			
۲۶	الاحزاب	۲۶	قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ مَا قَدِيرٌ
۵۳	النساء	۵۳	أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا نَقِيرُ
۱۷	المائدہ	۱۷	قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مَا شِئْتَ
"	"	"	وَلِلَّهِ مُلْكُ مَا بَيْنَهُمَا
۷۶	"	۷۶	اتَّعْبُدُونِ مَا وَلَا نَفَعًا



پارہ	سُورَت	نمبر آیت	آیت	پارہ	سُورَت	نمبر آیت	آیت
۲۳	الزمر	۲۹	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا تَامَثَلًا	آداب صحبت شیخ			
۲۴	الحديد	۲۰	كَمَثَلِ تَام حُطَامًا				
۲۸	الجمعة	۵	مَثَلُ الَّذِيْنَ تَام الظَّالِمِيْنَ ۝				
۱۱	التحریم	۱۲-۱۱	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا تَام الْقِنَتِيْنَ ۝				
باب الأداب							
ادب ذکر الہی جل جلالہ وعم نوالہ							
۹	الانفال	۲	اِذَا ذُکِّرَ اللّٰهُ تَام قُلُوْبُهُمْ	۲۱	لقمن	۱۲	وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ تَام وَلِوَالِدَيْكَ
آداب قرآن حکیم							
۹	الاعراف	۲۰۴	وَاِذَا قُرِئَ تَام تُرْحَمُونَ ۝	۲۶	الحجرت	۱۰	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ
۱۱	التوبة	۱۲۲	فَرَادَتْهُمْ تَام يَسْتَبْشِرُونَ ۝	۱۱	"	۱۱	لَا يَسْخَرُ تَام خَيْرًا مِنْهُمْ
آداب مجلس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام							
۲۶	الحجرت	۱	لَا تَقْدِمُوْا تَام وَاتَّقُوا اللّٰهَ	۱۱	"	۱۱	وَلَا تَلْمِزُوا اَنْفُسَكُمْ
"	"	۲	لَا تَرْفَعُوْا تَام صَوْتِ النَّبِيِّ	۱۱	"	۱۱	وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ
"	"	۲	وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ تَام لَا تَشْعُرُونَ ۝	۱۲	"	۱۲	اجْتَنِبُوا تَام اِشْمٌ
"	"	۳	اِنَّ الَّذِيْنَ يَغْضُوْنَ تَام عَظِيْمٌ ۝	۱۲	"	۱۲	وَلَا تَجَسَّسُوا
آداب مسجد							
۱۸	النور	۳۶-۳۴	فِيْ بُيُوْتٍ تَام عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	آداب سلام			
آداب معاشرت اہل اسلام							
۵	النساء	۸۴	وَاِذَا حُيِّیْتُمْ تَام حَسْبًا ۝	۲۶	الحجرت	۱۰	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ
"	"	"	"	۱۱	"	۱۱	لَا يَسْخَرُ تَام خَيْرًا مِنْهُمْ
"	"	"	"	۱۱	"	۱۱	وَلَا يَسْأَلُ تَام خَيْرًا مِنْهُمْ
"	"	"	"	۱۱	"	۱۱	وَلَا تَلْمِزُوا اَنْفُسَكُمْ
"	"	"	"	۱۱	"	۱۱	وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ
"	"	"	"	۱۲	"	۱۲	اجْتَنِبُوا تَام اِشْمٌ
"	"	"	"	۱۲	"	۱۲	وَلَا تَجَسَّسُوا
"	"	"	"	۱۲	"	۱۲	وَلَا يَغْتَبِ تَام بَعْضًا



رحمۃ اللہ علیہ  
۱۳۸۱ھ  
۱۹۶۲ء

## شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری

۱۳۰۴ھ  
۱۸۸۷ء

پیدائش ۲ رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ بروز جمعہ بمقام قصبہ جلال متصل گھر گوجرانوالہ۔

ابتدائی تعلیم قرآن عزیز گھر پر والدہ محترمہ سے پڑھا۔ پھر اپنے قصبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع کوٹ سعد آباد نامی قصبہ میں سکول داخل کر دیے گئے اور جب والدین ”باہو چک“ آگئے تو تعلیم قصبہ کونڈی کھجور والی کے سکول میں شروع کروادی۔ بعد ازاں مولانا عبدالحق صاحب مرحوم خطیب گوجرانوالہ کے یہاں داخل کیے گئے۔ جہاں فارسی اور ابتدائی عربی تعلیم حاصل کی۔

خوش قسمت والدین نے پیدائش سے قبل آپ کو دین اسلام کے لیے وقف کر رکھا تھا دارالعلوم دیوبند سے مولانا عبید اللہ سندھیؒ تکمیل کر کے آئے تو تعلیم و تربیت کے لیے ان کے سپرد کر دیا۔

حضرت سندھیؒ نے اپنے گھر (سیالکوٹ) سے سندھ جاتے ہوئے دین پور شریف چندے قیام کیا تو آپ ہمراہ تھے اس وقت آپ کی عمر محض آٹھ سال تھی لیکن حضرت دینپوری قدس سرہ نے ۱۸۹۵ء از خود بیعت فرمایا

اس کے بعد حضرت سندھیؒ کے ہمراہ امرت شریف قیام رہا۔ وہیں آپ سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔

۱۳۱۹ھ میں مولانا سندھیؒ نے گوٹھ پیر جھنڈا سندھ میں ”مدرسہ دارالرشاد“ کی بنیاد رکھی تو آپ کو یہیں بلالیا یہیں تکمیل علم ہوئی، یہیں دستار بندی ہوئی۔ دستار بندی کرانے والے مشہور محدث شیخ حسین ابن محسن انصاری یمینی رحمۃ اللہ تعالیٰ تھے۔ (۱۳۲۶ھ)

اس کے بعد اسی مدرسہ میں پڑھانا شروع کر دیا۔

یہیں پہلی شادی مولانا سندھیؒ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ سال بعد حسن نامی بچہ پیدا ہوا لیکن سات دن بعد بچہ انتقال کر گیا۔ اور دوسرے دن آپ کی اہلیہ بھی انتقال کر گئیں۔

۱۳۳۰ھ میں دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں حضرت شیخ السند قدس سرہؒ نے آپ کا دوسرا نکاح مولانا ابو محمد احمد چکوالی قدس سرہؒ کی صاحبزادی سے کیا۔

۱۹۰۸ء میں مولانا سندھیؒ نے دیوبند جاکر حضرت شیخ السند قدس سرہؒ کے حکم سے جمعیتہ الانصار بنائی۔ ساتھ ہی ”نظارة المعارف القرآنیہ“ کی داغ بیل ڈالی۔ اس عرصہ میں گوٹھ پیر جھنڈا کے مدرسہ کے منتظم حضرت لاہوری تھے۔

بعد میں حضرت سندھیؒ کے حکم سے نواب شاہ میں مدرسہ بنایا گیا یہاں بھی حضرت شیخ التفسیر شریک کار تھے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى آمل بعد سورة فاتحه کے نام اور ان کے وجہ پہلا نام فاتحہ الكتاب ہے کیونکہ قرآن حکیم کا افتتاح (شروع) اسی سے ہوتا ہے۔ دوسرا نام سورۃ الحمد ہے کیونکہ الحمد سے

سورة

شروع کی جاتی ہے تب تیسرا نام اُمّ القُرْآن  
یا اُمّ الکتاب ہے۔ اہم ہر چیز کی اصل کو  
کہتے ہیں اس سورۃ کے مضامین قرآن  
حکیم کے سارے مضامین کی اصل اور  
جڑ ہیں یہ مضامین بمنزلہ بیج کے ہیں  
اور سارے قرآن حکیم کے مضامین بمنزلہ  
درخت کے ہیں سورۃ فاتحہ میں قرآن  
حکیم کے مضامین کا ایک اجمالی خاکہ  
موجود ہے جس کی تفصیل سارا قرآن مجید  
ہے جو تھا نام السبع الثانی ہے یعنی  
سات آیتیں دوسرائی ہوئیں کیونکہ اس  
سورۃ کو ہر نماز اور ہر رکعت میں دو بار پڑھا  
جاتا ہے۔ پانچواں نام واقیہ ہے۔

خلاصہ بیرونہ سلسلے قرآن حکیم کے  
مضامین کا اجمالی نقشہ ہے۔  
ماخذ توحید آیت ۱۲۰، قیامت آیت ۲  
رسالت و فیرو آیت ۱، برگزیدگان آیت ۱  
مردودین آیت ۷۷

واہیہ کے معنی پوری محبت والی کہ نہ کہ ہر  
 رکعت میں یہ پوری پڑھی جاتی ہے۔  
 چھٹا نام کافی ہے کیونکہ قرآن حکیم کے  
 سارے مضامین اجمالی طور پر کافی ہونے  
 والی ہے۔ ساتواں نام سورۃ الکہن ہے۔  
 کہن کے معنی خزانہ ہے۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے کہ سورۃ فاتحہ میرے عرش کے  
 خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ آٹھواں  
 نام سورۃ الشفا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا ارشاد ہے فاتحہ الکتاب  
 مومنین کو سب بیماری کا علاج ہے نوافل  
 نام سورۃ الہاس ہے اس میں بھی نبیاء  
 اور یہ سورۃ سارے قرآن حکیم کی بنیاد ہے  
 تیسرے اور نویں نام میں فقط غفلوں کا فرق  
 ہے۔ دہرے دونوں میں طلب ایک ہی ہے  
 خلاصہ مضامین سورۃ فاتحہ اور  
 سارے قرآن حکیم کے مضامین کا اجمالی  
 ہے عقاید اسلامی کے اصل الاصول  
 تین عقیدے ہیں۔ توحید یعنی خدا تعالیٰ  
 کو ذاتِ مختلف میں وحدہ لا شریک  
 ماننا۔ رسالت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا رسول ماننا  
 قیامت کا قائل ہونا چنانچہ قبل از تجویز  
 تیسرے والد آپ کی مبارک زندگی جو کہ  
 مسئلہ میں مسبر ہوئی ہے اس اثنا میں

ج

الفاقة

آيَاتُهَا ( ١ ) سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ( ٥ ) رُكُوعُهَا

آیتیں، سورۃ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی رکوع ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ① الرَّحْمَنِ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے

الرَّحِيمُ ٢) مُلِكُ يَوْمِ الدِّينِ ٣)

نہایت رحم والا جزا کے دن کا مالک

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٢٠٠﴾

ہم نیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ

ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۖ غَيْرِ

کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ٤

جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے

منزل

حصہ مرثیہ کا نازل ہوا ہے اس میں زیادہ تر انیس تین محیدوں کا مخالفین کے ذہن نشین کرانہ انہیں کے متعلق شکوک و شبہات کا رفع کرنا۔ ان کے ماننے والوں کو جزائے خیر اور نہ ماننے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہے۔ ان عقاید کے ذہن نشین کرانے کے بعد دوسرے مقصد قرآن حکیم کی تعلیم کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر کلمہ گو خدا کے برگزیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلنا اور ہر گاہ الہی سے مرہوم و مستہیل کے راستے سے ہٹانا۔ چنانچہ سورۃ فاتحہ کے اندر یہ دوسرا مقصد بھی۔

یہ شہناشاہ اس لیے کہ اب مجھ کو ٹھکر لگتا ہے تو روتا ہے جب میں کلپتان میں (باقی برصغیر)

ایک عسکری سے بیان فرمایا گیا ہے رابطہ آیات (۱) دنیا میں صفات الہیہ کے بغیر قنای ظاہریوں کے سب سے پہلے کے پیچیدہ امور تھے جی جن مظهر الہی سے انسان کا تعارف ہوتا ہے وہ ملامت اور توبہ



جس سے زیادہ توجہ ہوتا ہے۔ بلکہ اس نظر رو بہیک بیان تک نہیں ہوتا۔

۳

کہ سخت دورا ہوا ہاں اگر اس لپٹ مائے توجہ ہوتا ہے۔ گو میں قطعاً لے تو مطمئن نظر آتا ہے۔ اس آیت میں مقلد انسان

التم

البقرة ۲

کو کھجیا گیا ہے کہ اسے انسان نظر ہو۔  
کے ایک ادنیٰ سے نور کے ساتھ  
جب ہمیں اتنا سخت اُنس ہے تو  
تمیں فوج رو بہیک کے ساتھ بطریق  
اولیٰ انس ہونا چاہیے جو اسے جہان  
کا حقیقی مرتی ہے بلکہ تمیں مجاز سے نظر  
جدا کر نہ کر کے حقیقی مرتی کا شکر  
بجالانا چاہیے (۲) صفت رو بہیک  
نہیں مگر میں جن کے ساتھ ہر انسان کا  
تعلق ہے۔ بابائے ماں اور بادشاہ

آیاتھا ۲ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ۸۷ رُكُوعَاتُهَا

آیتیں ۲۸۶ سُورَةُ بَقَرَةٍ مدنی ہے رُكُوع ۴۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الْم ۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۲

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی بھی شک نہیں  
ہُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۲

یہ ہمیزگاروں کے لئے ہدایت ہے جو بن دیکھے ایمان  
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے  
يَنْفِقُوْنَ ۳ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ

اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اُتارا گیا  
اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۴ وَالْآخِرَةُ

آپ پر اور جو آپ سے پہلے اُتارا گیا اور آخرت پر بھی  
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۵ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى

وہ یقین رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے  
مِّنْ رَّبِّهِمْ ۶ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰلِحُوْنَ ۷

راستہ پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں

مقلد

خلاصہ سُورَةُ بَقَرَةٍ  
رُكُوع ۱ تا ۱۸ نماز پر باسود۔ رُكُوع ۱۹  
تنبیہ اخلاق۔ رُكُوع ۲۰ تا ۳۳ تفسیر  
نزل۔ رُكُوع ۳۴ تا ۳۸ سیاست و دیگر  
دو شعبے مک گیری و ملک داری۔ رُكُوع  
۳۹ تا ۴۰ خلافت کبریٰ

پداری اور مادی رحمت میں فرق باب  
یہ چاہتا ہے کہ بیٹا صاحب فضل و  
کمال ہو جائے خواہ کتنی ہی محنت کرے

خلاصہ رُكُوع ۱  
یہود کو دعوت الی الکتاب و  
اوصاف متقین۔  
ماخذ آیت ۲، ۳، ۴

مشقت اٹھائے ہستی جیسے مگر  
اس قابل ہو جائے کہ دنیا کی زندگی اپنے  
محصروں میں عزت بسر کر سکے اسی  
جذبات کے تحت بعض اوقات باب بیٹے  
کو استاد کے سپرد کرنے وقت یہ کہہ دیتا  
ہے کہ اس کی بڑیاں ہزاری اور گشت  
تمارا۔ ماں کا دل یہ چاہتا ہے کہ  
بیٹے کو کھانا غدا نصیب ہو اس کا  
باس قیمتی ہو کپڑے سترے ہوں  
میٹھی نیند سوئے مارنا تو بچائے خود  
کوئی اسے گھوڑے بھی زپانے۔ اگر  
استاد کبھی بچے کو تھپڑ مارے تو اسے  
کوستی ہے بد زنائیں ہی ہے حمل  
اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو باب کی  
سی رحمت عمومی کا منبع ہے بلکہ باب  
توفیق اولاد کی دنیاوی سرفرازی کا  
متمنی تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے

جس سے کہتے ہیں اندر پیدا کرے جن سے غمنا ہی زیادہ تک اپنے محسروں میں معزز رہ سکے اور رحم وہ صفت ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی سادت کے باعث ایسا ہو جائے کہ دنیا میں آرام لی زندگی  
میں سے کہتے ہیں حق آرام ہو جائے۔ مگر با کہ صفت رحیم والدہ کی رحمت کا غیر متناہی منبع ہے (نما) بچپن میں ہر انسان اپنے نفع پانے اور شرمے اپنے آپ کو بچانے کے لئے والدین کی (باقی صفحہ ۴)